

اسلام اور ہمارا قانونی نظام

عبد القادر عودہ شہید

(۶)

مسلمان حکومتوں کا رویہ | ہم اس سے پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کر چکے ہیں کہ مسلمان ممالک کی حکومتیں کس طرح اسلام کے خلاف جنگ آزما ہیں اور کس طرح وہ اسلام کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو نشاۃ ستم بنا رہی ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ حکومتیں کس طرح سے اللہ کے حرام کو حلال اور اللہ کے حلال کو حرام قرار دے رہی ہیں اسلامی قوانین کو معطل کر رہی ہیں اور حدود اللہ کو پامال کر رہی ہیں۔ ہم یہ بتا چکے ہیں کہ ان حکومتوں کی مباحی سامراجیوں کی حمایت اور جہور مسلمین کی مخالفت کے لیے وقف ہیں۔ ہم اس سلسلے میں بے شمار مثالیں پیش کر چکے ہیں جن سے ان حکومتوں کے دعوئے اسلام کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے اور یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ ان کی ساری دُور و صوب اسلام کے منہ کے منافی ہے۔ یہاں ان مباحثہ اشغال کو دُہرانے کی

مزدت نہیں ہے۔ لیکن مناسب ہوگا کہ یہاں ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ ان حکومتوں کی اس روش کا باعث کیلئے ہے۔ اس روش کے دو بڑے وجوہ ہیں۔ ایک احکام اسلام سے ناواقفیت۔ دوسرے اقتدار کے نہیں جانے کا خوف۔ یہ امر انتہائی افسوسناک اور اذیت بخش ہے کہ مسلمان ممالک کی عنان حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو اسلام سے قطعی جاہل ہیں۔ وہی ہماری قوم کی گماری کے چلانے والے ہیں اور وہی بین الاقوامی مجالس و تقریبات میں اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی اور ترجمانی کرنے والے ہیں۔ ان میں سے بہت سے حکمران ایسے بھی ہیں جن کے آباؤ اجداد گہرے اور پختہ اسلامی علم و عمل سے آگاہ تھے اور یہ لوگ آج بھی اپنی انفرادی زندگی میں متدین ہیں لیکن ان کا اسلام چند مراسم عبادت تک محدود ہے اور وہ ایک عامی مسلمان سے زیادہ کچھ بھی اسلام کی عالم نہیں رکھتے۔ ان کے ذہن میں اسلام صرف صوم و صلوة اور حج کا نام ہے۔ وہ اس حقیقت سے بالکل بیخبر ہیں کہ اسلام دنیا و آخرت کے ہر مسئلے پر حاوی ہے اور وہ مسجد سے لے کر ایوان حکومت تک ہماری ہر قدم پر رہنمائی کرتا ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ اصول اسلام میں سے اولین اصول یہ ہے کہ مسلمان اللہ کی نازل کردہ ساری تعلیمات پر ایمان لائے اور ایمان فقط قول و اعتقاد کا نام نہیں ہے بلکہ عمل بھی اس کا لازمی تقاضا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

ایمان کا انحصار تمناؤں پر نہیں ہے بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں جاگزیں ہو اور عمل اسکی تصدیق کرے۔ کچھ لوگ دنیا سے اس حال میں اٹھے کہ ان کے لیے کوئی مبتلائی نہیں انہوں نے کہا کہ ہم اللہ سے نیک گمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر انہوں نے اچھا گمان رکھا ہوتا تو عمل میں اچھے ہوتے۔

لیس الايمان بالتمنى ولكن ما وقع في القلب وصدق العمل وان قوما خرجوا من الدنيا ولا حسنة لهم وقالوا احسن الظن بالله وكذبوا، لو حسنوا الظن لا حسنوا العمل۔

ہر شخص سے عمل کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر اس نے اچھا عمل کیا ہے تو اس کے حق میں مفید ہوگا اور اگر بُرا کیا ہے تو اس کے حق میں مُضر ہوگا۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

وَقُلْ اَعْمَلُوا فَاَسِيرَنِي اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَذُرِّيَّتُكُمْ
کہہ دو کہ عمل کرو۔ پس عنقریب اللہ دیکھے گا تمہارے عمل کو اور

والترتیب - ۱۰۵

اس کا رسول بھی -

فَوَرَبِّكَ لَنَسْتَلْتَهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا
لَيَعْمَلُونَ

(الحجر - ۹۳)

وَتِلْكَ الْحَبَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ -

(الزخرف ۶۲)

پس تیرے رب کی قسم ہم پوچھیں گے ان سب سے ان کے
عمل کے بارے میں -

اور یہ جنت ہے جس کے تم مذمت بنائے گئے ہو اس کے
بارے جو تم کرتے تھے -

حکمرانوں کی جہالت | ہمارے حکمرانوں کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے ہم پر اسلام کے قوانین کی پابندی فرض کی ہے
اور ہمیں اس کی اجازت نہیں دی کہ ہم کسی امتثالوں کی پیروی کریں۔ انہیں معلوم نہیں کہ ہماری حکومت کی اساس
منزل من اللہ احکام پر قائم ہونی چاہیے۔ اور جو اللہ کی نازل کردہ تعلیم کے مطابق حکومت نہ کرے وہ فسق و کفر
کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اطاعت اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرے۔
اللہ کے احکام میں تفریق نہیں کی جاسکتی اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے حکم کو پیروی کے لیے منتخب کرنے کی اجازت
ہمیں نہیں دی گئی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكُتَابِ وَتُكْفُرُونَ بِبَعْضِ
فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا جُزْءٌ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ اِلَى
أَشَدِّ الْعَذَابِ - (البقرہ : ۸۵)

کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب کے کچھ حصے پر اور کفر کرتے
ہو کچھ حصے کا۔ پس کچھ نہیں جتنا اس کی جو ایسا کوئے تم میں
سوائے دنیا کی زندگی کی ذلت کے اور قیامت کے دن
وہ زیادہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْهُمُ الْوَعْدَ لَيُعَذِّبُنَّ مَنَّا
أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ - (المائدہ : ۴۹)

اور پھر ان سے مبادا وہ نفع میں ڈال کر تجھے ہٹا نہیں
اللہ کی نازل کردہ تعلیم کے کچھ حصے سے۔

ان حکمرانوں کو اس امر کا مطلق احساس نہیں ہے کہ اقامت دین حکومت کا اولین فریضہ ہے اور عین میں
عبادت، سیاست، معیشت اور اخلاق سب کچھ شامل ہے۔ اسلام کی دعوت کا قیام، اس کی اشاعت
اور حدود اللہ کو قائم رکھنا حکومت کے واجبات میں سے ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ غیر اسلامی قوانین
کو اپنے ہاں نافذ کر کے شرعاً لہو من الدین مالہم باذن بہ اللہ کے مصداق بن رہے ہیں، یعنی وہ ایک

ایسا دین گھڑ رہے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ وہ لوگوں کو تحاکم الی الطاغوت پر مجبور کر رہے ہیں اور اس طرح شیطان انہیں دوسری گمراہی میں مبتلا کر رہا ہے۔ ان کا حال ان لوگوں کا سا ہے جن کا نقشہ قرآن نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذْ أُنزِلَتْ عَلَيْهِمْ مَعْرُوفَةٌ - (النور: ۴۸)

اور جب انہیں بلایا جاتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف تاکہ وہ فیصلہ کرے اُن کے درمیان، اُس وقت ان کا ایک گروہ مُنہ موڑ لیتا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَرَأَىٰ الرَّسُولَ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا - فَلَيْفَ إِنَّا أصَابَهُمْ مَعْنِيَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا أَحْسَنًا وَتَلَوْنَهُمْ قَالُوا لَوْلَا يُعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا - (النساء: ۶۱-۶۲)

اور جب کہا جاتا ہے اُن سے آؤ اللہ کی نازل کردہ چیز کی طرف اور رسول کی طرف تو دیکھتا ہے منافقین کو کئی کرتے ہوئے۔ پس کیا حال ہوتا ہے جب انہیں مصیبت پہنچتی ہے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے پھر آتے ہیں تمہارے پاس قسید کھاتے ہوئے کہ ہم تو صرف صلح معافی چاہتے تھے یہی لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے کھٹ جانتا ہے پس ان اعراض کراؤ انہیں نصیحت کراؤ ان سے ایسی بات کہہ جو ان کے دل میں اترنے والی ہو۔

ان حکمرانوں کو معلوم ہے کہ یہ قوانین جدیدہ انسانی خواہشات ہیں اور سیاسی جماعتوں اور حکمرانوں کی تبادلیں انکار ہیں لیکن کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ نے ایسی خواہشات و اذکار کی پیروی کرنے اور کرنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان قوانین نے اہل مغرب کو بام عروج تک پہنچا دیا ہے حالانکہ اس گمان میں قدرہ برابر حقیقت نہیں ہے۔ کیا جس وقت مسلمانوں نے یورپ والوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا تھا اور جس وقت صلیبیوں کو مار مار کر نکال دیا تھا اور جس وقت یورپ کے اطراف میں مسلمانوں کا سکہ رواں تھا، کیا اُس وقت یورپ میں یہی قوانین رائج نہیں تھے۔ اگر دنیا کی بھر مسلمان سے اختلاف رکھتی ہو یا اُس کی مخالف ہو تو مسلمان کو اس کی کیا پروا ہے۔ حق اتباع کثرت و اکثریت کا نام نہیں ہے۔ حق تو صرف خدا و رسول کے پیچھے

چلنے کا نام ہے۔

ان کی اکثریت نہیں پیروی کرتی مگر ظن کی۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا رِيش: ۱۳۶

اور اگر تو پیروی کرے اہل زمین کی اکثریت کی تو وہ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ تَطِيعُ أَكْثَرَهُمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ لَيُضِلُّوكَ

نہجے بھٹکا دیں گے اللہ کی راہ سے۔

(الانعام: ۱۱۶)

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

مومن تو امر اللہ کا پابند ہے۔ وہ مبرمور اس راستے سے اعتراف نہیں کر سکتا۔ وہ بلاگاہ ہوا ہوس کا بندہ

نہیں ہے۔ اُسے لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے حکام سے یہ توقع رکھ سکتے

ہیں کہ مسلمان اللہ کی نافرمانی کر کے ان کی فراموشی کریں گے۔ کفر و طاعت کی اطاعت تو ان پر حرام ہی نہیں

ہے اور اللہ و رسول کی پکار پر لبیک کہنا ان پر واجب کیا گیا ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لبیک کہو اللہ اور رسول کو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

جب وہ تمہیں بلائیں اُس شخص کی طرف جو تمہیں زندگی

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (انفال: ۲۴)

بخشتی ہے۔

مومنین کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں بلایا جائے اللہ اور

إِنَّمَا كَانَتْ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى

اس کے رسول کی طرف کہ وہ ان کے ماہین فیصلہ کریں تو وہ

اللَّهُ وَرَسُولِهِ يُجِيبُونَ دَعْوَاهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا

کہتے ہیں "سنا ہم نے اور مانا ہم نے"

وَأَطَعْنَا (البقرة: ۵۱)

یہ میں ہمارے فرمانروا اعدیہ ہیں احکام اسلام؛ اگر وہ ان احکام سے جاہل ہیں تو اس جہالت کا نتیجہ مسلمانوں

کی اور خود ان کی تباہی و بربادیت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور اگر وہ تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں یا ان احکام

کا صریح انکار کرتے ہیں تو انہوں نے اللہ کے عہد کو توڑ دیا ہے۔ انہوں نے اس شے کو توڑ دیا ہے جسے اللہ نے جوڑنے

کا حکم دیا تھا، انہوں نے اللہ کی زمین میں فساد کا بیج بویا ہے، انہوں نے خدا کا بندہ ہونے اور اس کی عبادت و

عبودیت بجالانے سے انکار کر دیا ہے، انہوں نے تحت حکومت پر بیٹھ کر اپنی خدائی اور کبر مائی کا ڈنکا بجانے

کی کوشش کی ہے۔ میں ان لوگوں کو خدا کا یہ پیغام سنائے بغیر نہیں رہ سکتا

اور جو لوگ توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد

وَالَّذِينَ يَبْغُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

مِيثَاقِهِ وَيَقِطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ
وَيُقِرُّ دُونَ فِي الْأَرْضِ مِنْ أَوْلِيكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ
وَلَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ - (العنکبوت: ۲۵)

وہ کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اللہ نے
اور زمین میں فساد کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ ان کے
لیے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

وَمَنْ يُتَّكِفِ عَمَّا ذَكَرْنَا وَكَيْفَ يُؤْتَى
يَتَّكِفُ هُمُ الَّذِينَ جَمِيعًا... وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَكْفُوا
فَأَمْتَكِبُوا فَمِعَنُوا بِهَمِّ عَدَاوَاتِهِمْ وَلَا يَجِدُونَ
لَهُمْ دُونَ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا - (النساء: ۷۲)

اور جو اس کی بندگی کو عار سمجھے اور برا بن بیٹھے پس ان سب
کو وہ اپنے پاس اکٹھا کرے گا... اور جو لوگ بندگی کو
عار سمجھتے تھے اور ہر سے ہتھ پٹے پس انہیں دردناک
عذاب دیا اور وہ اللہ کے سوا کوئی رفیق و مددگار نہ
پائیں گے۔

حرمِ اقتدار یا عجیب بات ہے کہ مسلمان ممالک کے اور باہر حکومت پر اقتدار کی حرص اور اس کے چھین جانے
کا خوف بڑی طرح سے مسلط ہے۔ وہ اس اقتدار کا دائمی پٹہ اپنے نام لکھوانے کے لیے فہرارتیں کرتے ہیں اور
اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ وہ اپنی عزت، اپنے وطن اور اپنے اہل خانہ
وطن کی عزت کو اقتدار کی جینٹ چرمانے میں شامل نہیں کرتے۔ وہ اللہ اور اللہ کے دین کے دشمنوں کی
خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے دین کو بھی قربان کر دیتے ہیں۔ وہ پورے اخلاص، امانت اور
طمانیت قلب کے ساتھ اعدائے اسلام سے دوستی گانتھتے ہیں۔ وہ یہ سارے پا پڑھتے اس لیے جانتے
ہیں کہ اقتدار کی کرسی ان کے نیچے سے لھکنے نہ پائے اور نہ ان کی فرماوائی کا سنگھاسن ڈونسنے پائے۔ وہ
انگریزوں، روسیوں، فرانسیزیوں اور امریکنوں کی اطاعت بجا لاتے ہیں اور بے گناہ مسلمان مردوں اور عورتوں
کی جان، مال اور آبرو سے کھینتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کا فرمان ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي طَيِّبُ خَلْقٍ
لَقَدْ وَدَّعْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَانْقَبُوا عَنْهُمْ
بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْمَوْلَىٰ سِوَىٰ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اطاعت کرو گے
ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا وہ پھیر دیجئے تمہیں اٹھنے
پاؤں انہیں ہو جاؤ گے تم جانتا پانے والے۔ بلکہ اللہ تمہارا
ساتھی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

رآل عمران: ۱۰۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا فِرْعَوْنَ
مِنَ النَّبِيِّ أُولَئِكَ أَلْكَتَابُ يَدْعُوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
كَافِرِينَ۔ (آل عمران: ۱۰۰)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے ایک گروہ کا
جو اہل کتاب میں سے ہے تو وہ بنا دینگے تمہیں تمہارے
ایمان کے بعد کافر۔

کیا ان حکمرانوں کو معلوم نہیں ہے کہ بہت سے اہل کتاب آج بھی مسلمانوں کی ہوا خواہی کا دم محض اس لیے
بھرتے ہیں تاکہ انہیں کفر کی طرف لوٹا دیں۔ یہ حکمران ان لوگوں کی دجھولی اور حوصلہ افزائی پر گز نہیں کرتے جو اسلام کے خادم
ہیں، کیونکہ یہ حکمران مسلمان ریاستوں کو اللہ کے رنگ میں نہیں بلکہ غیر اللہ کے رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں۔ وہ اس تہمت
سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ یہ اسلام کے حق میں متعصب
ہیں اور کٹر مسلمان ہیں۔ بس اس ڈر کے مارے وہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں حالانکہ
اسلام ہی ان کے لیے اور ان کی قوم کے لیے طاقت و عزت کا اصل سرچشمہ ہے۔ اگر وہ اسلام کی حقیقت پر
خود کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اسلام سے محبت اور کفر سے بغض ہی تو ایک مسلمان کا طرہ امتیاز ہے مسلمان پر
تو لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے گروہ و پیش کو اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ
أَحْسَنَ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً۔

افسوس کہ اسی ہوس، اقتدار نے اقتدار کے بھوکوں کو ذلیل و دُسا کر رکھا ہے اور اسلام سے جہالت نے
اسلام کا راستہ روک رکھا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایسے ارباب حکومت سے پالا پڑ گیا ہے جن کا نصب العین
احکام اسلام کا قیام و نفاذ نہیں بلکہ اپنے اقتدار کا بقا و قیام ہے۔

أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ!

اے مسلمانو! تمام بلاد اسلامیہ استعمار پرستوں کے چنگل میں گرفتار ہیں۔ استعمار یہاں کی زمین و آسمان پر
چھا گیا ہے۔ اس نے ہمارے ہاں لٹس مچا رکھی ہے۔ ہماری بوٹیاں زوچی جا رہی ہیں۔ ہمارا خون نچوڑا جا رہا ہے۔
ہمارے معتقدات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ہماری عزت و ناموس سے کھیلا جا رہا ہے۔ ہمیں اپنے دین سے
برگشتہ کیا جا رہا ہے۔

اے مسلمانو! تمہارے ہاں ایسے قوانین رائج ہیں جنہیں تمہارے دین اور تمہاری تہذیب سے کوئی نسبت

اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تمہارے شعور و عقیدہ کی کھلی کھلی توہین ہے۔ اس سے تمہارے درمیان فتنہ و فساد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ یہ استعماری حربے ہیں جو تمہارے خلاف استعمال کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے لوٹ کھسوٹ کو قانونی شکل عطا کی ہے اور کاغذی حکومت کے لیے سند حجاز مہیا کی ہے۔

اے مسلمانو! یہ تمہاری حکومتیں ہیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر رہی ہیں، تو انہیں اسلام کو معطل کر رہی ہیں، اسلام کے خادموں پر مظالم ڈھا رہی ہیں اور مغربی طاقتوں سے ساز باز کر رہی ہیں۔

اے مسلمانو! یہ تمہاری زندگی کا اجتماعی نظام ہے جس پر تمہارے قلوب مطمئن نہیں ہیں اور تمہاری طبائع راضی نہیں ہیں لیکن اس نظام کو تمہارے اوپر تمہاری حکومتیں استعماری طاقتوں کی مدد سے بھجھ مستط کر رہی ہیں۔ اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ اس فاسد نظام کو منہدم کر دیا جائے اور اس کی جگہ پر اسلامی نظام برپا کیا جائے۔ جب تک سامراجیوں اور سہاری حکومتوں کی پیدا کردہ رکاوٹیں تمہاری راہ سے دُور نہیں ہونگی، اسلام کی آمد اور پیش قدمی ہمیشہ مؤخر ہوتی رہے گی۔ آئیے ہم اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس مقصد کی خاطر قربان کریں اور اپنے مخالفین کا مقابلہ صفت بستہ ہو کر کریں۔ ہمیں آخری اور فیصلہ کن معرکے کے لیے تیار ہو جانا چاہیے۔ فیصلے کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔

ولینصرن اللہ من ینصرہ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔

(تحدّ بعون اللہ)